لکھنؤ میں جلوسوں کو لے کر

شیعہ سنی سمجھوتہ

ایسے محل پہ دوستو! رخنہ گری ہے خودکُشی
ہم بھی اسی جہاز میں تم بھی اسی جہاز میں

(صفیؔ لکھنوی)

نورہدایت فاؤنڈیشن

امام باڑہ غفران مآبؒ، مولانا کلب حسین روڈ، چوک، لکھنؤ

فون: 0522-2252230 / 09335276180

تعصب کو چھوڑو، محبت جتاؤ　　کچھ اسلام کی اپنے عظمت بڑھاؤ
کمی حسن اخلاق کی جن میں پاؤ　　ان افراد کو تم مہذب بناؤ
جو آلودۂ زنگ پرزے رہے سب
چلے گی یہ قومی مشین آپ سے کب

یہ ہمدرد اسلامیوں کو خبر دو　　کہ میدان ہمت کے اے رہ نوردو
تعصب سے اس قوم کو پاک کردو　　محبت کی اسٹیم اس انجن میں بھر دو
یہی پرزے پھر کام دینے لگیں گے
فرائض کو انجام دینے لگیں گے

فریقین شیر وشکر جس طرح تھے　　ابھی کچھ دنوں پیشتر جس طرح تھے
ہم آہنگ باہم دگر جس طرح تھے　　شب و روز کرتے بسر جس طرح تھے
اسی طرح اب بھی رہیں مل کے باہم
وہ ماہ صفر ہو کہ ماہ محرم

رہیں سوچتے کیوں حریفانہ گھاتیں　　کریں نت نئی کیوں دل آزار باتیں
کٹیں کیوں مصیبت میں دن اور راتیں　　پولس لائے کیوں خیمے، ڈیرے، قناتیں
ہنسے گا بتاؤ، یہ کس پر زمانہ
اگر مذہبی کام ہوں وحشیانہ

کچھ اسلام کی شان وشوکت بڑھاؤ　　مجالس کو بے خار گلشن بناؤ
فریقین کو صحبتوں میں بلاؤ　　طریقے تمدن کے سب کو سکھاؤ
نہ شیعہ ہوں سنی، نہ سنی ہوں شیعہ
ترقی کا اسلام کی ہوں ذریعہ

(لسان القوم مولانا سید علی نقی صفیؔ لکھنوی مرحوم)

شیعیان حیدرؑ کرار!

۱۹۶۹ء، ۱۹۷۷ء اور ۱۹۹۸ء و ۱۹۹۹ء میں شیعہ اور سنی فرقوں کے درمیان معاہدے ہوئے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ عوام کیا بلکہ خواص میں بھی اکثریت کو ان معاہدوں کے متن کا علم نہیں ہے۔ یہی سبب ہے کہ خود غرض افراد عوام میں غلط فہمیاں پھیلاتے رہتے ہیں۔

بعض لوگ مولانا کلب جواد صاحب پر الزام لگاتے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ ہمارا اس جلوس سے کوئی تعلق نہیں ہے اور ہمیں مدح صحابہ کسی صورت میں گوارا نہیں۔ اسی طرح منبروں سے سینہ ٹھونک کر یہ بات کہی جاتی ہے کہ ہم تبرائی ہیں اور برسر عام تبرا پڑھنا ہمارا حق ہے اور مولانا کلب جواد سچے شیعہ نہیں ہیں کیونکہ وہ علی الاعلان تبرا پڑھنے سے منع کرتے ہیں لیکن ان معاہدوں کے متن سے ان نام نہاد لیڈروں کے جھوٹ کا بھانڈا پھوٹ جاتا ہے کیونکہ ۱۹۶۹ء اور ۱۹۷۷ء کے معاہدوں پر ان کی دستخطیں موجود ہیں جن میں بڑی فراخدلی سے اہلسنت کو مدح صحابہ پڑھنے کی اجازت دی گئی ہے اور معاہدہ کیا گیا ہے کہ شیعہ علی الاعلان تبرا نہیں پڑھیں گے۔

آپ خود ملاحظہ کرلیں کہ ۱۹۹۸ء کے معاہدے میں صاف طور پر اہلسنت کو جلوس نکالنے کی اجازت دی گئی ہے اور انھیں پورا اختیار دیا گیا ہے کہ وہ اپنے جلوس کا جو دل چاہے نام رکھیں شیعوں کو کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ ۱۹۹۹ء کے معاہدے میں صراحت سے موجود ہے کہ اہلسنت نے اپنے جلوس کا نام جلوس مدح صحابہ رکھا ہے۔ جناب مولانا مرزا محمد اطہر صاحب قبلہ نے امیر العلماء جناب مولانا سید حمید الحسن صاحب قبلہ کو تائیدی فیکس بھیجا جس میں صاف طور سے تحریر کیا کیونکہ جلوس کا نام اہلسنت نے خود رکھا ہے اور شیعوں اور حکومت سے نام کا کوئی تعلق نہیں لہٰذا معاہدہ تسلیم کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں اس فیکس کی فوٹو کاپی بھی معاہدے کے ساتھ منسلک ہے۔

بڑے شد و مد سے یہ بات کہی جاتی ہے کہ مولانا کلب جواد نے اپنے بزرگوں کے طریقوں کو تج دیا ہے ان کے بزرگ تبرا ایجیٹیشن میں شریک ہوئے تھے اور یہ تبرا کے مخالف ہیں۔ اس سلسلے میں یہ حقیقت پیش نظر رکھنا بہت ضروری ہے کہ صحیح معنوں میں رہنما وہی ہے جو زمانے اور حالات کو دیکھتے ہوئے قوم وملت کے مفاد میں فیصلے کرے۔ حالات کے بدلنے کے ساتھ فیصلے تبدیل کرنا پڑتے ہیں۔ وہی رسولؐ اللہ جنھوں نے بدر واحد، خیبر وخندق کی جنگوں میں قیادت کی اور وہی علیؑ کہ جن کی تلوار جنگوں میں موت کی علامت سمجھی جاتی تھی صلح حدیبیہ کے موقع پر انھیں ہاتھوں میں قلم تھا اور صلح نامہ بظاہر دبی ہوئی شرطوں سے تحریر ہو رہا تھا تو کیا کسی میں ہمت ہے کہ کہہ سکے کہ کردار بدل گئے ہیں اسی طرح سے مولا علی علیہ السلام پچیس سال تک خاموش رہے اور تلوار کے

قبضے پر ہاتھ نہ گیا پھر دنیا نے دیکھا کہ وہی علیؑ جمل، نہروان اور صفین میں دشمنوں کے لئے قہر الٰہی کی تصویر بنے ہوئے ہیں تو کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ علیؑ اپنا کردار بدلتے رہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ حالات کے مطابق فیصلے بدلتے رہے۔

اسی طرح مجاہد ملت جناب اشرف حسین صاحب ایڈوکیٹ وہ شخص ہیں کہ جنھیں مجاہد ملت کا خطاب تبرا اتحجیٹیشن میں ملا تھا، ۱۹۶۹ء کے معاہدے پر ان کے دستخط موجود ہیں کہ ہم شارع عام پر تبرا نہیں پڑھیں گے، کیا کوئی ان کے لئے کہے گا کہ اپنا کردار بدل دیا اسی طرح سے شیر ہندوستان مولانا سید مظفر حسین طاؔہر جرولی صاحب جو تبرا کے مشہور حامی رہے ہیں ان کے دستخط بھی ۱۹۶۹ء اور ۱۹۷۴ء کے معاہدوں پر موجود ہیں۔ مولانا کلب جواد پر اعتراض ہے کہ بزرگوں کی سیرت پر نہیں چل رہے ہیں مگر یہاں تو ان بزرگوں پر یہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ خود اپنی سیرت بدل دی مگر یہ اعتراض اس لئے درست نہیں ہے کہ باہوش لیڈر وہی ہوتے ہیں جو حالات کے مطابق فیصلے کیا کرتے ہیں۔

۱۹۷۷ء میں جب عزاداری پر پابندی لگی تو علی کانگریس کے بہت سے لڑکے جناب مولانا طاہر جرولی صاحب کی خدمت میں گئے اور ان سے کہا کہ چلئے تبرا کے لئے نکلتے ہیں تو انھوں نے فوراً فرمایا کہ اب تبرا کا موقع نہیں ہے اس کا مطلب ہے کہ ان کو بھی احساس تھا کہ زمانہ بدل گیا ہے اس لئے فیصلے بھی بدلنا پڑیں گے۔ ۱۹۹۸ء اور ۱۹۹۹ء کے معاہدے خود اس تدبر کے غماز ہیں کہ قوم وملت کے فلاح و بہبود کے لئے کس وقت کیا فیصلے لینا چاہئیں۔

مولانا کلب جواد نے ایک مرتبہ جمعہ کے خطبے میں اعلان کیا تھا کہ اگر کسی کو معاہدے پر اپنے دستخط سے انکار ہے تو براہ راست ڈی.ایم. کو خط لکھے کہ ہمارے دستخط معاہدے پر نہیں ہیں منبروں سے زبانی انکار کا مطلب صرف قوم کو دھوکا دینا ہوگا۔ تمام غلط فہمیوں کو رفع کرنے کے لئے ادارہ نور ہدایت معاہدوں اور جناب مرزا محمد اطہر صاحب قبلہ کے تائیدی فیکس کو شائع کر رہا ہے۔

مؤسسۂ نور ہدایت حسینیہ حضرت غفران مآبؒ، مولانا کلب حسین روڈ، چوک لکھنؤ

۱۹۶۹ کا شیعہ سنی سمجھوتا

گورنمنٹ پریس نوٹ مورخہ ۲۵ ستمبر ۱۹۶۹ء

وزیر اعلیٰ (چیف منسٹر) نے دونوں فریقوں کے درمیان سمجھوتے تک پہنچنے کے لئے پچھلی شام کو شہر میں شیعہ سنی لیڈروں کی ایک کانفرنس بلائی۔ طویل مذاکرات کے بعد میلادوں، مجلسوں، علموں اور جلوسوں وغیرہ کے طریقہ کار کے بارے میں وہ ایک معاہدہ پر پہنچ گئے۔ معاہدہ کا متن حسب ذیل ہے:

(۱) شیعہ اپنے علم اور جلوس نکالیں گے اور معمول کے میلاد منعقد کریں گے لیکن وہ کسی بھی عوامی جگہ پر کسی بھی طریقہ سے تبرا نہیں پڑھیں گے، شیعہ اپنے میلادوں میں اپنے پیغمبرؐ اور اپنے اماموں وغیرہ کی مدح اس طرح کریں گے کہ جس سے سنیوں کے مذہبی جذبات اور حساسیت کو ٹھیس نہ پہنچے۔

(۲) سنی جس طرح سے اپنے میلاد کرتے آئے ہیں، کریں گے جن میں وہ پیغمبر اور صحابہ کی زندگی، ان کے تعلیمات اور ان کے کارناموں کو جس طرح سے اب تک بیان کرتے آئے ہیں، بیان کریں گے۔ ایسے میلادوں میں مدحِ رسول وصحابہ اس طرح سے پڑھی جائے گی کہ جس سے شیعوں کے مذہبی جذبات اور حساسیت کو ٹھیس نہ پہنچے۔

(۳) علموں، میلادوں، مجلسوں اور جلوسوں کے معاملہ میں کوئی نئی بات نہیں ہوگی۔ موجودہ میلاد، علم، مجلسیں اور جلوس جیسے کہ مسئول ریکارڈ میں درج ہیں ان کے دونوں فریق (پارٹیاں) پابند ہوں گے، کسی فریق اور دونوں فریقوں کی طرف سے جوابی میلاد یا جلسے (فنکشن) منعقد نہیں کئے جائیں گے۔ دونوں پارٹیوں کو ایسی تمام باتوں سے پرہیز کرنا ہوگا جن سے ایک دوسرے کے مذہبی جذبات اور حساسیت مجروح ہوں۔

اس سمجھوتہ کے پیش نظر گورنمنٹ نے ان سات افراد کو جو شہر میں شیعوں اور سنیوں کے بیچ تنازعہ کے سلسلہ میں احتیاطی نظر بندی ضابطہ (P.D.A.) کے تحت نظر بند کئے گئے تھے، رہا کر دیا ہے۔

دستخط

۱۔ سید اشرف حسین، ایڈوکیٹ

۲۔ مولانا سید مظفر حسین طاہر جرولی

۳۔ مولانا کلب صادق

۴۔ مولانا سید علی ناصر سعید

۵۔ مولانا سعادت حسین

۶۔ مولانا مرزا محمد عالم

۱۔ نظیر احمد، ایڈوکیٹ

۲۔ قاری محمد صدیق

۳۔ صغیر احمد، ایڈوکیٹ

۴۔ حاجی وصی احمد چراری

۵۔ حاجی امین سلونوی

۶۔ حاجی زین العابدین

(جس میں............شامل تھے)

(اصل انگریزی متن کا غیر رسمی ترجمہ)

۱۹۷۴ء میں شیعہ سنی تنازعہ پر سرکار کے ذریعہ مقرر کمیٹی کی سفارشوں کی منظوری

پی.کے.کول
کمشنر، سکریٹری ہوم

ڈی.آئی نمبر۲۰(۵۰)ایم/۱۹۷۴(بی)
اترپردیش سرکار
لکھنؤ مورخہ ۵/اکتوبر ۱۹۷۴ء

برائے مہربانی، شیعہ سنی پینل پر نامزد کرنے کے لئے ناموں کی تجویز کرتے، ڈپٹی کمشنر، لکھنؤ کو مخاطب اپنے ۲۰/ستمبر ۱۹۷۴ء کا حوالہ لیں۔ آپ کے مکتوب کی روشنی میں سید علی ظہیر کو سہ رکنی شیعہ سنی پینل پر کارگزار ہونے کو نامزد کیا گیا تھا۔ حضرت مولانا سید احمد ہاشمی، ممبر پارلیمنٹ بھی سنیوں کی جانب سے نامزد کئے گئے تھے۔ دونوں فریقوں کے استصواب سے نامزد کی گئی تیسری ممبر شریمتی سروپ کماری بخشی، ایم.ایل.اے. تھیں۔ اس طرح ۲۱/ستمبر ۱۹۷۴ء کو لکھنؤ میں شیعوں اور سنیوں کے درمیان تنازعہ کے حل کا فارمولا نکالنے کے لئے سہ رکنی شیعہ سنی پینل تشکیل دیا گیا تھا۔

پینل نے سنی اور شیعہ لیڈروں کے ذریعہ پیش کردہ معاملات کو سنا اور سبھی نکات پر غور کرنے کے بعد اس نے صوبائی سرکار کو ذیل کی سفارشیں کیں:

(الف) کہ شیعوں اور سنیوں کے درمیان ہوئے معاہدہ ۱۹۶۹ء کی پابندی کی جانا چاہئے لیکن پاٹا نالہ اور پل غلام حسین سے گذرتے شیعوں کے روایتی مذہبی جلوسوں پر کچھ بندشیں لگائے جانے کی ضرورت ہے۔

(ب) کہ شیعہ جلوس والوں جب جلوس پاٹا نالہ اور غلام حسین کی سڑکوں سے گذرے تو ایسی بات نہیں کرنا چاہئے جو سنیوں کی برگشتگی کا یا جذبات کو ٹھیس پہنچانے کا سبب ہو۔

اور یہ کہ ان جلوسوں کی تعداد، مدت، اور روش منضبط کی جائے گی۔

(ج) ان جلوسوں پر لگائے جانے والی بندشوں کی تفصیل اور طریقہ کار کا فیصلہ لکھنؤ کے ضلع ذمہ داروں (حکام) کے ذریعہ وقتاً فوقتاً حالات کا جائزہ لینے کے بعد کیا جائے گا اور ان کا فیصلہ شیعوں اور سنیوں پر لازمی اور قابل قبول ہوگا۔

۳۔ صوبائی سرکار کے ذریعہ سہ رکنی شیعہ سنی پینل کی اوپر والی سفارشیں منظور کر لی گئی ہیں اور لکھنؤ کے ضلع ذمہ داروں کو اس پر موافق کاروائی کرنے کی صلاح دی جا رہی ہے۔

۴۔ پینل کے تینوں ممبروں کو اور سنیوں اور شیعوں کے لیڈروں کو بھی اس فارمولہ نکالنے میں ان کے ذریعہ ظاہر ہوئی جانفشاں کاوشوں اور عوامی جوش وخروش کے لئے، جس سے شہر میں امن وخیرسگالی کی بحالی کا مقصد حاصل ہو، صوبائی سرکار اپنا امتنان (احسان مندی) پہنچانا چاہتی ہے۔

۱۔ مولانا کلب عابد
۲۔ سید طاہر جرولی

آپ کا مخلصانہ
(پی.کے.کول)

تاریخ ۲۷/اپریل ۱۹۹۸ء کو شیعہ سنی فرقہ کے درمیان جلوس نکالے جانے کے بابت ہوئی بیٹھکوں میں کئے گئے سمجھوتے کی تفصیل

دونوں فرقوں کے نمائندوں کے ذریعہ پرامن اور خیرسگالی سے بھرے ماحول میں لگاتار کئی بیٹھکیں ہوئیں اور یہ پایا گیا کہ چونکہ ان پرانے تنازعوں کے سب کو قابل قبول اور حتمی حل کے خاطر اور زیادہ وقت لگ سکتا ہے۔ سرکار کے ذریعہ معتمد اعلیٰ (داخلہ) [پرنسپل سکریٹری (ہوم)] کی صدارت میں تشکیل کی گئی کمیٹی کے ساتھ ضلع/ پولیس انتظامیہ کے ساتھ دونوں فریقوں کے ساتھ سب کو قابل قبول اور مستقل حل کے لئے بات چیت پیش رفتی پر ہے (جاری ہے)، لیکن حتمی فیصلہ کئے جانے میں ابھی اور وقت لگ سکتا ہے۔ لہٰذا عارضی بندوبست کی صورت میں نکات ذیل پر عام اتفاق رائے سے ایک عارضی سمجھوتہ نافذ کیا جاتا ہے:

(۱) شیعہ فرقہ کے لوگ اپنی عزاداری کے جلوس شروعاتی طور پر پہلی محرم، دسویں محرم، بیسویں صفر (چہلم) و آٹھویں ربیع الاول اور ۲۱/رمضان کو ضلع انتظامیہ کے ذریعہ مقررہ راستے، وقت اور شرطوں کے تحت نکال سکیں گے۔

(۲) بارہویں ربیع الاول (بارہ وفات) پر سنی فرقہ کے لوگ ضلع انتظامیہ کے ذریعہ مقررہ راستہ، وقت، اور شرطوں کے تحت ایک جلوس نکال سکیں گے۔ اس جلوس کا نام سنی فرقہ کے لوگ خود طے کریں گے جس پر کسی کو اعتراض نہیں ہوگا۔

(۳) اس کے علاوہ اور جلوسوں/ معاملات کے بارے میں دونوں فریقوں سے بات چیت جاری رہے گی اور عام اتفاق رائے سے بعد میں فیصلہ لیا جائے گا۔

(۴) دونوں فرقوں کے مذکورۂ بالا جلوسوں میں دونوں فریقوں کے ذریعہ کوئی بھی ایسی حرکت یا کاروائی نہیں کی جائے گی جو ایک دوسرے کے لئے قابل اعتراض ہو یا امن شکنی کا امکان بنتا ہو اور جو عوامی بندوبست (نظم عامہ) کے خلاف ہو۔

(۵) اگر اس سمجھوتہ کی صحیح طریقہ سے تعمیل نہیں ہوتی ہے، تو امن کے بندوبست کی نظر سے حتمی فیصلہ لینے کا حق ضلع انتظامیہ/صوبائی حکومت میں محفوظ رہے گا۔

(۶) مذکورۂ بالا سمجھوتہ دونوں فرقوں کے روایتی اور قانونی حقوق اور مفادات پر کوئی ناموافق اثر نہیں ڈالے گا۔

شیعہ فرقہ کے نمائندگان

(۱) میں مندرجہ ذیل حضرات علماء کی تائید کرتا ہوں
دستخط (سید حمید الحسن)

(۲) میں مولانا حمید الحسن صاحب کی تائید کرتا ہوں
دستخط (آغا روحی)

(۳) دستخط (سید کلب جواد)

(۴) دستخط (ایم.ایم.طاہر)

(۵) دستخط (جاوید مرتضیٰ)

سنی فرقہ کے نمائندگان

(۱) دستخط (صغیر حسین) ۹۸/۴/۲۷ء

(۲) دستخط (فضل عالم)

(۳) دستخط (غیر واضح/)

(۴) دستخط (غیر واضح/)

(۵) دستخط (عبد العظیم فاروقی)

(۶) دستخط (عبد العلیم فاروقی)

ضلع انتظامیہ/ پولیس انتظامیہ کے نمائندگان

دستخط (او.پی.سنگھ)
ایس.ایس.پی لکھنؤ
۹۸/۴/۲۷ء

دستخط (سدا کانت)
ڈی.ایم لکھنؤ
۹۸/۴/۲۷ء

(ہندی متن کا غیر رسمی ترجمہ)

شیعہ سنی سمجھوتہ

لکھنؤ میں شیعہ اور سنی فرقوں کے درمیان مذہبی جلوسوں کو لے کر تنازعہ بہت ہی پرانا اور پیچیدہ تھا۔ اس تنازعہ کا فریقین کے اتفاق رائے سے سب کے لئے قابل قبول حل حاصل کرنے کے لئے شیعہ اور سنی فرقوں کے نمائندوں کے بیچ لگاتار کئی بیٹھکیں ہوئیں اور مستحسن کوشش کی گئی۔ اسی سلسلہ میں تاریخ ۲۷/اپریل ۱۹۹۸ء کو شیعہ اور سنی فرقوں کے درمیان عام اتفاق رائے سے ایک عارضی (Interim) سمجھوتہ کرایا جاسکتا۔ اس سمجھوتہ کے مطابق شیعہ فرقہ کے ذریعہ شروعاتی طور پر سال ۱۹۹۸ء اور ۱۹۹۹ء میں عزاداری کے جلوس پہلی محرم، دسویں محرم، ۲۰ویں صفر (چہلم) اور ۸ویں ربیع الاول اور ۲۱/رمضان کو ضلع انتظامیہ کے ذریعہ مقررہ راستہ، وقت اور شرطوں کے تحت پرامن نکالے گئے۔

اسی طرح تاریخ ۲۷/اپریل ۱۹۹۸ء کے مذکورۂ بالا سمجھوتہ کے مطابق ۱۲ویں ربیع الاول (بارہ وفات) پر سنی فرقہ کو ایک جلوس نکالنے کی اجازت ضلع انتظامیہ کے ذریعہ مقررہ راستہ، وقت اور شرطوں کے تحت دی گئی۔ سمجھوتہ کے دفعہ-۲ (پیرا-۲) میں دیئے گئے بندوبست کے مطابق سنی فرقہ کے ذریعہ اس جلوس کا نام ''جلوس مدح صحابہ'' رکھا گیا۔ یہ جلوس تاریخ ۸/ ۷/ ۹۸ء کو پرامن ماحول میں نکالا گیا۔

تاریخ ۲۷/اپریل ۱۹۹۸ء کو ہوئے عارضی سمجھوتہ کے دفعہ-۳ میں یہ بندوبست دیا گیا تھا کہ اس مسئلہ کے مستقل حل کے لئے اور جلوسوں/معاملات کے بارے میں دونوں فریقوں سے بات چیت جاری رہے گی اور عام اتفاق رائے سے بعد میں فیصلہ لیا جائے گا۔

تاریخ ۲۷/اپریل ۱۹۹۸ء کے عارضی سمجھوتہ کی کامیابی کے بعد اس تنازعہ کے سب کے لئے قابل قبول حل کے لئے دونوں فرقوں سے پھر لگاتار بیٹھکیں کی گئیں اور یہ کوشش کی گئی کہ شیعہ اور سنی فرقوں کے لوگوں میں پریم اور محبت کا ماحول بنایا جاسکے اور آپسی اعتماد کا جذبہ قائم کیا جاسکے۔ لگاتار بیٹھکوں اور کوششوں کے بعد فریقین میں اس تنازعہ کے حل کے لئے باہمی اتفاق رائے ہوسکا۔ لہٰذا اس مسئلہ کے حل کے خاطر فریقین کے ذریعہ ایک سمجھوتہ پر اتفاق رائے ہوا۔ اس سمجھوتہ کے مطابق:—

(۱) شیعہ فرقہ کے لوگ عزاداری کے جلوس پہلی محرم، ۷ویں محرم، ۸ویں محرم، ۹ویں محرم، ۱۰ویں محرم، ۲۰ویں صفر (چہلم)، ۸ویں ربیع الاول، ۱۹ویں رمضان اور ۲۱ویں رمضان کو ضلع انتظامیہ کے ذریعہ مقررہ راستہ، وقت اور شرطوں کے تحت نکالیں گے۔

(۲) سنی فرقہ کے لوگ ۱۲ویں ربیع الاول (بارہ وفات) پر ضلع انتظامیہ کے ذریعہ مقررہ راستہ، وقت اور شرطوں کے تحت سال ۱۹۹۸ء کی طرح اپنے ذریعہ نام رکھا گیا جلوس مدحِ صحابہ نکالیں گے۔

(۳) مذکورۂ بالا جلوسوں کے علاوہ فریقین کے ذریعہ کوئی بھی دوسرے عوامی جلوس نہیں نکالے جائیں گے، جس سے دوسرے

فریق کو اعتراض ہو، اور امن شکنی کا امکان پیدا ہوتا ہو۔

(۴) عندالضرورت جلوسوں/ معاملوں کے بارے میں دونوں فریقوں میں بات چیت جاری رہے گی اور باہمی اتفاق رائے سے سب کے لئے قابل قبول فیصلہ لیا جائے گا۔

(۵) دونوں فرقوں کے مذکورۂ بالا جلوسوں میں فریقین کے ذریعہ کوئی ایسی حرکت یا کاروائی نہیں کی جائے گی، جو ایک دوسرے کے لئے قابل اعتراض ہو، یا امن شکنی کا امکان بنتا ہو، اور جو عوامی (پبلک) بندوبست (نظم عامہ) کے خلاف ہو۔

(۶) اگر اس سمجھوتہ کی صحیح طریقہ سے تعمیل نہیں ہوتی ہے، تو نظم امن کی نظر سے فیصلہ لینے کا حق ضلع انتظامیہ/صوبائی حکومت میں محفوظ رہے گا۔ یہ سمجھوتہ اگلے برسوں میں بھی نافذ رہے گا، جب تک کہ اس کی جگہ پر کوئی نیا سمجھوتہ عام اتفاق رائے سے نافذ نہیں ہو جاتا۔

اس سمجھوتہ کی ضلع انتظامیہ/ پولیس انتظامیہ کے ذریعہ سختی سے تعمیل یقینی کرائی (بنائی) جائے گی۔

یہ سمجھوتہ دونوں فرقوں کے روایتی اور قانونی حقوق و مفادات پر کوئی ناموافق اثر نہیں ڈالے گا۔

شیعہ فرقہ کے نمائندگان	**سنی فرقہ کے نمائندگان**
دستخط (سید حمید الحسن)	دستخط (عبدالعلیم فاروقی)
دستخط غیر واضح (سید کلب جواد)	دستخط (صغیر حسین)
دستخط (ایم. ایم. طاہر)	دستخط (غلام حسین)
دستخط (غیر واضح)	دستخط (غیر واضح)
دستخط (غیر واضح)	دستخط (فضل عالم) ایڈوکیٹ
دستخط (ایس. زیڈ. حسن)	دستخط (رئیس انصاری)
دستخط (غیر واضح)	دستخط (عظیم فاروقی)
	دستخط (مشرف حسین)

ضلع انتظامیہ/ پولیس انتظامیہ کے نمائندگان

دستخط (سدا کانت)	۹۹/۴/۲۲ء	ڈی. ایم لکھنؤ
دستخط (اے. کے. دویدی)	۹۴/۲۲ء	ایس. ایس. پی. لکھنؤ

مقام: لکھنؤ

تاریخ: ۲۲/اپریل ۱۹۹۹ء